سلسلۂ تبلیغ نمبر 338

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسلک اہل حدیث

پر

ایک نظر

www.KitaboSunnat.com

تالیف

مولانا محمد ابو القاسم سیف بنارسی رحمہ اللہ

تقدیم و تہذیب

ڈاکٹر عبد الغفور راشد

ناشر : ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ تبلیغ نمبر 338..... بار دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلک اہل حدیث

پر

ایک نظر

تالیف

مولانا محمد ابو القاسم سیف بنارسی رحمہ اللہ

تقدیم و تہذیب

ڈاکٹر عبد الغفور راشد

ناشر : ادارہ تبلیغ اسلام جام پور

فون نمبر: 0604-567218 / 0333-8556473

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف جامعہ محمدیہ

جام پور

- جامعہ محمدیہ، جام پور کی معروف و عظیم درسگاہ ہے جس میں مقامی و اقامتی طلباء کی دینی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔
- محنتی و قابل اساتذہ تدریسی خدمات دے رہے ہیں۔
- تمام طلباء کے اقامتی و تعلیمی اخراجات جامعہ کی طرف سے برداشت کئے جاتے ہیں۔
- تمام طلباء کو موسم کے مطابق بستر، کپڑے اور ماہانہ وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔
- جامعہ کی عظیم الشان سالانہ کانفرنس منعقد کی جاتی ہے جس میں ملک بھر کے معروف علماء و خطباء تشریف لا کر خطاب فرماتے ہیں۔ ہزاروں لوگ کانفرنس میں شرکت کرتے ہیں۔
- جامعہ محمدیہ کا مستقل ذریعہ آمدنی نہیں بلکہ احباب رضا کارانہ طور پر زکوٰۃ، عشر و دیگر مدات سے جو تعاون فرماتے ہیں اسی سے سب کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔
- تمام اہل خیر احباب سے پرزور اپیل ہے کہ جامعہ محمدیہ جام پور کی مالی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

⊙⊙⊙

محمد اسماعیل ساجد

مدیر جامعہ محمدیہ، جامپور

ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان۔ فون: 0333-8556473 / 0604-567218

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

264.15
ب ن ا ۔ م

عرض ناشر

مسلمانوں کی فرقہ بندیوں کا افسانہ بڑا طویل اور المناک ہے۔ یہ بات ہر حقیقت شناس کو تسلیم کرنا پڑے گی کہ اسلام کے بڑھتے ہوئے قافلے کو عیسائیوں نے روکا نہ یہودیوں، ہندوؤں اور دوسری غیر مسلم اقوام نے!

بلکہ اسلام کی ترقی کی راہ میں اگر رکاوٹ بنے تو خود مسلمان! اسلام کی وحدت کو اگر پارہ پارہ کیا تو خود مسلمانوں نے!

مسلمان پہلے صرف ایک امت تھے، اب ایک فرقہ۔ پہلے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ کر ایک شخص مسلمان ہوسکتا تھا، لیکن اب اس کلمہ کے اقرار کے ساتھ اسے حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی بھی ہونے کا اقرار کرنا ضروری ہوگیا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں کو اس تقلیدی گروہ بندی سے نجات دلائی جائے اور انہیں براہ راست کتاب وسنت کی تعلیمات پر عامل ہونے کی دعوت دی جائے۔

اہل حدیث تحریک دراصل مسلمانوں کو کتاب وسنت کی بنیاد پر اتحاد کی ایک حقیقت دعوت پیش کرنے والی تحریک ہے۔ کتاب ہذا "مسلک اہل حدیث پر ایک نظر" اس دعوت کو سمجھنے کے لئے ممد ومعاون ثابت ہوسکتی ہے بشرطیکہ اس کتاب کو کھلے ذہن اور کسی بھی تعصب سے بالاتر ہوکر پڑھا جائے۔

ادارہ تبلیغ اسلام، جام پور، کو اس اہم کتاب کو شائع کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے مسلمانوں کو مرکز حق پر جمع ہونے کی توفیق بخشے اور اسے مؤلف، ناشر اور معاونین کے لئے باعث نجات بنائے۔ آمین!

محمد یٰسین راہی
مدیر: ادارہ تبلیغ اسلام، جام پور
فون: 0604-567218

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 20060

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

سرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی	5
2	تمہیدی کلمات	12
3	لقب اہل حدیث	13
4	لقب کی ابتداء	14
5	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل حدیث تھے	14
6	تابعین وتبع تابعین بھی اہل حدیث تھے	15
7	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ	15
8	امام ابویوسف رحمہ اللہ	16
9	امام مالک رحمہ اللہ	16
10	امام شافعی رحمہ اللہ	16
11	امام احمد رحمہ اللہ	17
12	پیر جیلانی رحمہ اللہ	18
13	سرحدوں کے مسلمان	18
14	افغانستان	19
15	ہندوستان	19
16	تقسیم مذاہب اربعہ	20
17	اشاعت بزور سلطنت	20
18	اہل حدیث کی حکومت	22
19	ردعمل	23
20	چار مصلے اور مدرسے	23
21	ممانعت تبدیل مذہب	23

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
22	مصائب اہل حدیث	24
23	حضرت امام شافعی رحمہ اللہ	24
24	امام حدیث حضرت بخاری رحمہ اللہ	24
25	امام حدیث حضرت ابن تیمیہ رحمہ اللہ	24
26	امام حدیث حضرت یوسف مزی رحمہ اللہ	25
27	حافظ عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ	25
28	سید محمد بن اسماعیل صنعانی رحمہ اللہ	25
29	شاہ نظام الدین ولی دہلوی رحمہ اللہ	25
30	شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ	26
31	مقلدوں سے مذہبی جنگ	26
32	تقلیدیوں کے بہتان	26
33	اہل حدیثوں پر افتراء	28
34	اہل حدیث کا مسلک	29
35	خلفاء کی سنت	30
36	تذکرہ	35
37	اجماع	35
38	قیاس واجتہاد	36
39	دفع الزام	38
40	دفع ایراد	38
41	حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ	40
42	ہندوستان میں اشاعت حدیث	41
43	ہمارے مشاغل	42
44	خاتمہ کلام	44
45	مراجع ومصادر	46

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوالقاسم بنارسی رحمہ اللہ

مولانا محمد ابولقاسم سیف بنارسی رحمہ اللہ کا شمار برصغیر کے کبار وفحول علماء میں ہوتا ہے۔ آپ نے تدریسی، تحریری اور تقریری میدان میں جو خدمات انجام دیں ان کے نقوش تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں اور جماعت اہل حدیث کے لئے سرمایہ افتخار ہیں۔

والد گرامی:

آپ کے والد گرامی مولانا محمد سعید بنارسی رحمہ اللہ اکابر علماء میں سے تھے۔ انہوں نے سکھ مذہب ترک کر کے اسلام کی حبلِ متین کے ساتھ تمسک و اعتصام اختیار کیا تھا۔ سکھ گھرانے میں ان کا نام سردار مول سنگھ اور والد کا نام سردار کھڑک سنگھ تھا۔ مولانا شیخ عبیداللہ کی تحریک پر مسلمان ہوئے۔ قبول اسلام کے وقت انہیں مشکل مرحلوں سے گزرنا پڑا لیکن ثابت قدم رہے اور کسی لمحے بھی پست حوصلہ نہیں ہوئے۔ صرف ونحو، فقہ ومنطق اور فلسفہ وغیرہ کے علوم دارالعلوم دیوبند سے حاصل کئے جبکہ حدیث وتفسیر کی امہات کتب شیخ الکل فی الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ اور استاذ العلماء حافظ عبداللہ محدث غازی پوری رحمہ اللہ سے پڑھیں اور قاضی شوکانی کے تلمیذ رشید معمر عباس بن عبدالرحمٰن سے سند اجازہ حاصل کی۔

اسلامی علوم کے زیور سے آراستہ ہونے اور حجاز مقدس کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد مراجعت ہوئی تو حافظ ابراہیم آروی کے مدرسہ احمدیہ آرہ میں مسند تدریس پر متمکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے، لیکن یہ سلسلہ تادیر جاری نہ رہ سکا۔ پھر اپنے استادگرامی حضرت محدث غازی پوری رحمہ اللہ کی فہمائش پر بنارس میں اقامت گزیں ہوئے جہاں مدرسہ سعیدیہ کے نام سے کتاب و سنت کی درس وتدریس کی شمع فروزاں کی جس کی روح پرور روشنی سے اطراف واکناف کے بے شمار لوگ مستنیر ومستفید ہوئے۔ علمائے احناف کی تقلیدی جھگڑوں نے حدیث کی شمع کو گل کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن مولانا بنارسی رحمہ اللہ نے نصرتِ الٰہی سے صبر وتحمل اور استقلال واستقامت کا حصار قائم کر کے اسے بے نور نہیں ہونے دیا۔

کتاب وسنت کی ترویج واشاعت کے لئے ایک مطبع قائم کیا جس کا نام ''سعید المطابع'' رکھا۔ آپ کے جاری کردہ دونوں چشمے مدرسہ سعیدیہ اور سعید المطابع بے شمار تشنہ قلوب کی سیرابی کا سبب بنے۔ علمی وعملی اور فکری ونظری مشاغل میں بھرپور زندگی گزار کر 18 رمضان المبارک 1322 ہجری بمطابق 24 نومبر 1904ء کو بنارس میں اپنی جان اپنے خالق ومالک کے سپرد کردی۔ آپ کے ورثاء میں پانچ بیٹے تھے۔

① مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی ..... 1307ھ 1969ء

② مولانا قاری احمد سعید بنارسی ..... 1309ھ 1972ء

③ مولانا ابومسعود قمر بنارسی ..... 1313ھ 1971ء

④ مولانا عبدالرحمٰن بنارسی ..... 1317ھ 1925ء

⑤ مولانا عبدالآخر بنارسی ..... 1321ھ 1974ء

آپ نے سفر آخرت اختیار کر کے جہاں صاحب علم وعمل اولاد کی صورت میں ورثہ شمینہ چھوڑا وہاں تحریری شکل میں اپنے عقیدتمندوں کو وافر خزانہ دیا۔ مولانا عبدالرشید عراقی نے اپنی تالیف ''تذکرۃ النبلاء'' میں چونتیس کتب کی فہرست درج کی ہے۔

مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی:

مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی یکم شوال 1307ھ کو محلہ دارانگر میں مولنا محمد سعید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنارسی رحمہ اللہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کا تاریخی نام ''فضل قادر'' تھا۔ آپ کے معروف نام کے بارے میں معلوم پڑتا ہے کہ نام محمد تھا اور ابولقاسم کنیت تھی جبکہ سیف لقب یا تخلص تھا اور بنارسی آپ نے بنارس شہر کی طرف نسبت اختیار کی یا معروف ہوگئی۔

آپ ایک اعلیٰ پایہ کے علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ اسی بناء پر صغرسنی میں ہی تعلیم کا آغاز ہوگیا۔ سات برس کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید پڑھ لیا پھر آپ کو قرآن مجید حفظ کروایا گیا۔ تحفیظ قرآن کے بعد دینی علوم کی تحصیل کا آغاز کیا۔

آپ نے شیخ الکل فی الکل حضرت سید میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ، شیخ علامہ حسین بن محسن انصاری یمانی رحمہ اللہ، مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمہ اللہ، مولانا شمس الحق محدث ڈیانوی عظیم آبادی رحمہ اللہ، مولانا محمد سعید بنارسی رحمہ اللہ، مولانا حکیم عبدالمجید بنارسی رحمہ اللہ، مولانا سید نذیر الدین احمد جعفری ہاشمی اور مولانا سید عبدالکبیر بہاری رحمہ اللہ جیسی عظیم شخصیات سے کسبِ فیض کیا۔

سولہ برس کی اوائل عمری میں ہی آپ نے دینی علوم کی خلعت فاخرہ زیب تن کرلی اور ساتھ اپنے والد گرامی کے جاری کردہ چشمہ صافی ''مدرسہ سعیدیہ'' سے گلستان اسلام کی آبیاری شروع کردی۔ اس سلسلہ کو مدتوں جاری رکھا۔ لاتعداد تشنگان کتاب وسنت کی عملی پیاس بجھائی اور تقریباً چالیس مرتبہ صحیح بخاری کا درس دیا۔ آپ محدثانہ شان وشوکت سے اپنے تلامذہ کو علمی وفکری حقائق ودقائق سے فیض یاب کرتے اور یہ اسلوب اول تا آخر قائم و دائم رہا۔

آپ کی خدمات جلیلہ صرف مسند حدیث سے ہی وابستہ نہیں تھیں بلکہ آپ نے درس و تدریس کے ساتھ وعظ وتذکیر کے میدان میں بھی خوب کام کیا۔ آپ بیان وتقریر، وعظ و تذکیر اور ابلاغ وتبیین میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ انتہائی شاندار وکامیاب مناظر اور مبلغ تھے۔ جب 1906 میں آل انڈیا کانفرنس قائم ہوئی تو بھرپور کام کیا اور اس کے صدر حافظ عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدث غازی پوری رحمہ اللہ اور ناظم اعلیٰ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے شانہ بشانہ، قدم بقدم خدمات انجام دیں۔ آپ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے بلا تنخواہ واعظ وسفیر مقرر ہوئے۔

آپ صاحب نظر عالم تھے اور تاریخ پر گہری نظر تھی اس لئے اپنے خطاب میں فقہی جزئیات اور تاریخی نیرنگیاں بڑے احسن پیرائے میں بیان کرتے تھے۔ فن مناظرہ میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ عیسائیوں، آریہ سماجیوں، قادیانیوں، شیعوں، بدعتیوں، ملحدوں اور منکروں کے ساتھ کامیاب مناظرے کئے۔ آپ بحث وتمحیث میں مناظرانہ شان، افہام و تفہیم میں عالمانہ آن، درس وتدریس میں محدثانہ مقام، وعظ وتذکیر میں حکیمانہ وقار، نظم و تنظیم میں قائدانہ کردار اور قلم وتحریر میں منصفانہ شعار کے حامل تھے۔

آپ نے حسنات کی ترویج اور منکرات کی تردید کے لئے ایک ماہنامہ رسالہ ''السعید'' جاری کیا گیا جو زیادہ دیر اپنی خدمات کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکا، مگر تصنیفی وتالیفی میدان میں آپ نے جو خدمات سرانجام دیں ملت اسلامیہ کے لئے سرمایہ افتخار ہیں۔ آپ کی تصانیف وتالیفات کی فہرست درج ذیل ہے:

① جمع القرآن والحدیث

② اللؤلؤ والمرجان فی تکلم المراۃ بآیات القرآن

③ قضیۃ الحدیث فی حجیۃ الحدیث ④ لؤلؤ الشرح فی حدیث ام زرع

⑤ حصول المرام (عربی، اردو) ⑥ اربعین محمدی

⑦ حسن الصناعۃ فی صلاۃ التراویح بالجماعۃ

⑧ تحریر الطرفین فی صلاۃ التراویح و تکبیر العیدین

⑨ ھدایۃ السائل الی احادیث وائل ⑩ نافع الاحناف

⑪ احسن المسائل ⑫ روزمرہ مسائل ضروریہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ کسوٹی معیار اسلام ⑭ سوالات از علمائے دین

⑮ السعید (ٹریکٹ نمبر ۱) ⑯ بارہ سوالات کے جوابات

⑰ حکم الحاکم فی کنیته ابی القاسم ⑱ الافکار علی الاذکار

⑲ حل مشکلات بخاری مسمی به الکوثر الجاری فی جواب الجرح علی البخاری، 3 جلد

⑳ الامر المبرم لابطال المحکم ㉑ ماء حمیم للمولوی عمر کریم

㉒ صراط مستقیم لهدایة عمر کریم ㉓ الریح العقیم لحسم بناء عمر کریم

㉔ الخزی العظیم للمولوی عمر کریم ㉕ العرجون القدیم فی افشاء عمر کریم

㉖ الجرح علی ابی حنیفه

㉗ السیر الحثیث الی براءة اهل حدیث

㉘ دفع بهتان العظیم ㉙ ترجمه کتاب الرد علی ابی حنیفه

㉚ کشف الشر فی رد کشرف السر ㉛ شرعی باز پرس در فتوی جواز عرس

㉜ الصول السدید علی مصنف القول السدید

㉝ البتید لماضی الهتدید

㉞ رمی الجمرتین علی شاک کلمة الشهادتین ، 2 جلد

㉟ جمع الرسالتین فی النهی عن قرأة الفاتحة علی القبور والضممتین برفع الیدین مع الکریمتین

㊱ ایضاح المنهج لمؤلف اقامته الحج

㊲ صعود المنجنیق علی صاحب الحق الحقیق

㊳ البرزخ فی رد الانموذج ㊴ علاج درماندہ در کیفیت مباحثہ ثانیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۰) ذکر اهل الذکر (۳۱) التقید فی رد التقلید

(۳۲) تحفته الصبور علی الغفور (۳۳) تبصرہ

(۳۴) جمع المسائل والعقائد (۳۵) تنقید المعیار

(۳۶) اجتلاب المنفقة لمن یطالع احوال الأئمة الاربعة

(۳۷) تذکرۃ السعید (۳۸) سفر بیت اللہ

(۳۹) زبان عرب (۵۰) الاصباح فی رد الایضاح (عربی)

(۵۱) عمدة التحریر فی جواب المنبر و صاحب التفسیر (عربی)

(۵۲) لیکچر (۵۳) اظہار حقیقت

(۵۴) مرزائیت (۵۵) قضاء ربانی بردعا القادیانی (فیصلہ)

(۵۶) جواب دعوت

(۵۷) مولوی غلام احمد قادیانی کے بعض سوالات پر ایک نظر

(۵۸) معیار نبوت (۵۹) نور اسلام جواب ظہور اسلام

(۶۰) دفع ادھام از ظہور امام (۶۱) سواء الطریق

(۶۲) ایضاح الطریق لصاحب التحقیق (۶۳) تعلیم الاسلام

(۶۴) الجوائز (تذکرۃ النبلاء، ص100، مولانا عبدالرشید عراقی)

زیر نظر رسالہ:

مولانا محمد ابو القاسم سیف بنارسی نہ صرف علم و عمل، درک و فہم اور فکر و نظر میں یگانہ روزگار تھے بلکہ ورع و اتقاء میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ زیر نظر رسالہ بھی آپ کی علمی، فکری اور دعوتی حکمت کا آئینہ دار ہے۔ 1943 میں مئوائمہ، ضلع الہ آباد میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اجلاس میں صدر اجلاس کی حیثیت سے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا جسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابی شکل میں اگست 1966 میں مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ کی کوششوں سے شائع کیا گیا۔ بعد میں اہل حدیث ٹرسٹ کراچی نے شائع کیا جسے افادۂ عام کے لئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی طرف سے شائع کیا جارہا ہے۔

آپ نے تدریسی، تقریری، تحریری اور تنظیمی میدان میں لازوال خدمات انجام دیں اور انمٹ نقوش چھوڑے بالآخر 4 صفر 1349 ہجری کو داعی اجل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کردی۔ آپ کی اولاد میں سے صرف ایک بیٹا محمد قاسم خان تھا جو 1342 ہجری میں آپ کی زندگی میں داغ مفارقت دے گیا تھا۔

مولانا بنارسی کی رحلت پر مفکر اسلام مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ نے اپنے تعزیتی شذرہ میں لکھا:

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہیدی کلمات

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ وَ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ وَ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَعَدُکَ الْحَقُّ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ الْحَقُّ وَ الْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ، اَمَّا بَعْدُ !

خَلَتِ الدِّیَارِ فَسَدِتُ غَیْرَ مَسُوْدٍ
وَ مِنَ الشَّقَاءِ تَفَرُّدِیْ بِالسُّوْدَدِ

"شہر خالی ہو گئے تو میں کسی کے سردار بنائے بغیر ہی سردار بن گیا اور سرداری کے لئے میرا اکیلا رہ جانا ہی بدنصیبی ہے۔"

اَیُّھَا السَّادَۃُ الْکِرَامُ ، سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ

میری عقل اس گتھی کے سلجھانے سے قاصر ہے کہ صدارت کا قرعہ میرے نام پر ہی کیوں ڈالا گیا؟ جبکہ میری صحت کی خرابی معلوم اور میری علمی بضاعت کی کمی معروف تھی۔ کانفرنس کو صدارت کے لئے ایک ایسے بالغ نظر صدر کی ضرورت تھی جو اپنے اندر ایک مدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فکر و تامل تا ور تجربہ و مشاہدہ کے باعث اس خوفناک کشاکش میں جماعت کی صحیح قیادت کی پوری صلاحیت رکھتا ہو۔ میں ان خوبیوں سے تہی دامن اور سلیقہ قیادت سے عاری ہوں۔ اس لئے اس انتخاب پر مجھے شکریہ کی توقع بے سود ہوگی۔ اگر یہ انتخاب محض نظم جلسہ کے لئے ہوا ہے تو میرے ناتواں ہاتھوں میں اتنی قوت نہیں کہ ایسے بڑے مجمع و ہجوم کو قابو میں رکھ سکوں۔ جب تک کہ مجمع خود ہی احکام صدارت کی تکمیل نہ کرے، محض آپ کی معاونت ہی مجھے میرے فرض سے عہدہ برآ کر سکتی ہے۔

حضرات! میں حیران ہوں کہ آپ کے سامنے کون سے حقائق پیش کروں؟ اہل حدیث کانفرنس کے مقاصد ستہ پر مرحوم قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مصنف "رحمۃ للعالمین" نے اپنے خطبہ صدارت، اجلاس پانزدھم (پندرھویں) آگرہ میں کتاب وسنت سے کافی روشنی ڈال چکے ہیں۔ کانفرنس کی تاریخ اور اس کے کارنامے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ اپنے خطبہ صدارت اجلاس بست و دوم (بائیسویں) آرہ میں بیان فرما چکے ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے فرائض اور پھر ان سے کوتاہیاں مولانا عبدالقادر صاحب مرحوم قصوری اپنے خطبہ صدارت "اجلاس بست و یکم (اکیسویں) فتح گڑھ" میں پیش فرما چکے ہیں۔ پس میرے لئے زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ میں اہل حدیث کے مسلک پر نظر ڈالوں۔ جس کا حامل اور مظہر خود اس کا مبارک نام ہے۔

لقب اہل حدیث:

یہ نام دو لفظوں سے مرکب ہے۔ پہلا لفظ "اہل" ہے۔ جس کے معنی ہیں "والے"، "صاحب"، دوسرا لفظ "حدیث" ہے۔ حدیث نام ہے کلام اللہ اور کلام الرسول کا۔ قرآن کو بھی حدیث فرمایا گیا ہے ● اور رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال کے مجموعہ کا نام بھی حدیث ہے۔ پس اہل حدیث کے معنی ہوئے "قرآن و حدیث" والے۔ جماعت اہل

● اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ ---- (سورۃ الزمر، آیت نمبر 33)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نے جس طریق پر حدیث کو اپنا پروگرام بنایا ہے اور کسی نے نہیں بنایا اس لئے اسی جماعت کا حق ہے کہ وہ اپنے کو اہل حدیث کہے۔

لقب کی ابتداء:

یہ لقب ہمیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملا ہے۔ حدیث میں آیا ہے:

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُجِيْءُ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَ مَعَهُمُ الْمَحَابِرَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ اَنْتُمْ اَصْحٰبُ الْحَدِيْثِ (اِلٰى) اَنْطَلِقُوْا اِلَى الْجَنَّةِ)) (اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ) ❶

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن اہل حدیث اس حال میں آئیں گے کہ دوائیں ان کے ہاتھ میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم اہل حدیث ہو، جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

باغ فردوس برآں قوم مباح ست کہ خوش
روش راستی از قول پیمبر گیرند

ترجمہ: ''جنت الفردوس ان لوگوں کے لئے حلال ہے جو صراط مستقیم جیسا اچھا راستہ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی سے اخذ کرتے ہیں۔''

صحابہ اہل حدیث تھے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کو اہل حدیث کہا ہے۔ ❷ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اہل حدیث کیا گیا۔ ❸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِنَّكُمْ خَلُوْفُنَا وَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ بَعْدَنَا ❹ یعنی ہمارے بعد تابعی لوگ اہل حدیث ہو معلوم ہوا کہ صحابہ و تابعین

---

❶ القول البدیع للسخاوی، ص 189، بین طرق متعددہ ❷ اصابہ، ص 204، ج 4، تذکرہ الحفاظ ص 29، ج 1، تاریخ بغداد ص 467، ج 9، ❸ تاریخ بغداد الخطیب، ص 227، ج 3 و ص 154، ج 9، ❹ کتاب الشرف للخطیب ص 21

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب اہل حدیث تھے۔ امام شعبی نے (پانچ سو صحابہ کو دیکھا تھا اور 48 صحابیوں سے حدیثیں پڑھی تھیں) تمام صحابہ کو اہل حدیث کہا ہے۔ ❶

تابعین و تبع تابعین بھی اہل حدیث تھے:

جیسا کہ ابھی گزرا ہے (کہ صحابہ اہل حدیث تھے) باقی اہل حدیث تابعین کی فہرست خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ بغداد، ص 105، ج 14 میں رقم کی ہے۔ کچھ لوگوں کو اپنی کتاب ''شرف اہل حدیث'' میں ذکر کیا ہے جو دہلی میں طبع ہو چکی ہے۔ امام شعبی تابعی کا اہل حدیث ہونا تاریخ بغداد، ص 227، ج 3 اور ص 154 ج 9 میں مرقوم ہے۔ تبع تابعین میں سفیان بن عیینہ کو حکماء اہل حدیث میں شمار کیا گیا ہے۔ ❷ نیز ان کا اہل حدیث ہونا ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ذکر میں بھی آئے گا۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ تابعی کا اہل حدیث ہونا تاریخ بغداد ص 227، ج 3 اور ص 154 ج 9 میں موجود ہے۔ نیز ان کا ارشاد ہے کہ اہل حدیث روئے زمین کے نگہبان ہیں۔ ❸

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں کتاب اصول الدین میں ہے:

اِمَامُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْکَلَامِ کَاُصُوْلِ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ ❹

''یعنی امام ابوحنیفہؒ کے اصول و عقائد و ذم تقلید میں اہل حدیث کے اصول جیسے ہیں۔''

وہ خود فرماتے ہیں:

اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ ❺

''یعنی میرا مذہب حدیث ہے۔''

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ مجھے پہلے پہل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اہل حدیث بنایا

---

❶ تذکرۃ الحفاظ، ص 72، ج 1 ❷ تاریخ بغداد، ص 179، ج 9 ❸ مفتاح الجنۃ للسیوطی، ص 49 و شرف اصحاب الحدیث، ص 45 ❹ ص 30، ج 1، ❺ شامی مجتبائی، ص 46، ج 1

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ❶ معلوم ہوا کہ امام اعظم اہل حدیث تھے اور دوسروں کو اہل حدیث بناتے تھے۔ آپ کے زمانے میں اہل حدیث ہر جگہ موجود تھے جیسا کہ غایۃ الاوطار میں ہے کہ امام اعظم جب بغداد آئے تو اہل حدیث نے سوال کیا کہ رطب کی بیع تمر سے جائز ہے یا نہیں؟ ❷

امام ابو یوسف رحمہ اللہ:

ابن معین نے آپ کو صاحب حدیث اور صاحب سنت کہا ہے۔ ❸ تاریخ بغداد میں ہے:

يُحِبُّ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَ يُمِيْلُ اِلَيْهِمْ ❹

"آپ اہل حدیث سے محبت رکھتے اور انہیں کی طرف مائل تھے۔"

آپ نے اہل حدیثوں کو اپنے دروازے پر مجتمع دیکھ کر فرمایا تھا:

مَا عَلَى الْاَرْضِ خَيْرٌ مِنْكُمْ ❺

"روئے زمین پر تم اہل حدیثوں سے بہتر اور کوئی نہیں ہے۔"

امام مالک رحمہ اللہ:

آپ بھی اہل حدیث تھے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح کے مقدمہ ص 22 میں آپ کو ائمہ اہل حدیث میں شمار کیا ہی اور وہیب نے آپ کو امام اهل الحديث کہا ہے۔ ❻

امام شافعی رحمہ اللہ:

کے متعلق منہاج السنۃ میں ہے:

اَخَذَ مَذْهَبَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهٖ ❼

"یعنی امام شافعی نے اپنے لئے اہل حدیث کا مذہب پسند کیا تھا۔"

تہذیب نوادی میں ہے:

---

❶ حدائق الحنفیہ، ص 134، از مولوی فقیر محمد جہلمی، طبع نولکشور ❷ ترجمہ در مختار، مطبوعہ نولکشور، ص 130، ج 3 ❸ تذکرہ، ص 267، ج 1 ❹ ص 255، ج 1 ❺ کتاب الشرف للخطیب، ص 51 ❻ تذکرۃ الحفاظ ص 88، ج 1 ❼ ص 143، ج 4

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَشَرَ عِلْمَ الْحَدِيْثِ وَ اَقَامَ مَذْهَبَ اَهْلِهٖ ❶

"آپ نے علم حدیث کو پھیلایا اور مذہب اہل حدیث قائم کیا۔"

آپ لوگوں سے فرمایا کرتے تھے:

عَلَيْكُمْ بِاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّهُمْ اَكْثَرُ صَوَابًا مِنْ غَيْرِهِمْ ❷

"یعنی تم لوگ اہلحدیثوں کے پاس جاؤ، یہ لوگ دوسروں سے زیادہ صواب پر ہیں۔"

امام احمد رحمہ اللہ:

آپ کو قتیبہ بن سعید نے اہل حدیث کہا ہے ❸ اور منہاج السنۃ کے صفحہ مذکورہ میں ہے: كَانَ عَلَى الْمَذْهَبِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور طبقات حنابلہ میں ہے:

اَحْمَدُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ❹

دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ اہل حدیث کے مذہب پر تھے۔ آپ نے وَلِ اللّٰهِ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ ❺ کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ طائفہ اہل حدیث ہے۔ ایک دفعہ آپ سے فرقہ ناجیہ کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا:

اِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ فَلَا اَدْرِيْ مِنْهُمْ ❻

"کہ یہ اہل حدیث ہیں اگر یہ فرقہ ناجیہ نہ ہوا تو میں نہیں جانتا کہ اور کون فرقہ ہے؟"

اسی طرح حدیث نبوی میں:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ

"میری امت میں ایک گروہ مظفر و منصور رہے گا۔"

کی بابت فرمایا کہ یہ گروہ اہل حدیثوں کا ہے اگر یہ لوگ مراد نہ ہوں تو پھر میں نہیں جانتا کہ اور کون ہیں؟ ❼ اور حدیث نبوی لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَغْرِسُ فِيْ هٰذَا الدِّيْنِ غَرْسًا کی

---

❶ ص 47، ج4 ❷ کتاب الشرف للخطیب، ص 74 ❸ ص8 طبع دمشق ❹ توبہ سر 122 ❺ کتاب الشرف، ص 61/62 ❻ حوالہ مذکور کتاب المعرفۃ علوم الحدیث، حاکم، طبع مصر ص 6 و کتاب الشرف، للخطیب ص 26 وشرح صحیح مسلم ص 142، ج 1 فتح الباری انصاری، ص 85پ 1، و ص 671پ 29

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اہل حدیث ہیں ● اور فرمایا:

لَیْسَ قَوْمٌ عِنْدِیْ خَیْرٌ مِنْ اَھْلِ الْحَدِیْثِ ●

"کہ میرے نزدیک اہل حدیث سے بہتر کوئی قوم نہیں ہے۔"

ایک بار فرمایا کہ انسان تو صرف اہل حدیث ہی ہیں۔ ● ابدال کی بابت فرمایا:

اِنْ لَمْ یَکُنْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ ھُمُ الْاَبْدَالُ فَلَا اَعْرِفُ لِلّٰہِ اَبْدَالاً ●

"یعنی ابدال صرف اہل حدیث ہوتے ہیں اگر یہ نہ ہوں تو پھر اور کوئی ابدال نہیں ہوگا۔"

ایک مرتبہ آپ کے سامنے کسی نے اہل حدیث کو برا کہا تو آپ نے اس بدگو کو تین بار زندیق (بے دین) فرمایا۔ ● کیوں نہ ہو۔

اھل الحدیث ھمو اھل النبی و ان لم

یصحبوا نفسہ الفاسہ صحبوا

پیر جیلانی رحمہ اللہ:

بڑے پر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ "اہل بدعت کی علامت اہل حدیث کو برا کہنا ہے۔

وَ لَا اِسْمَ لَھُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَاحِدٌ وَ ھُوَ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ ●

"اور اس جماعت کا سوائے اہل حدیث کے اور دوسرا نام نہیں ہے۔"

آپ کی پیدائش پانچویں صدی کے آخر میں ہوئی ہے۔

سرحدوں کے مسلمان:

اسی پانچویں صدی میں تمام سرحدوں کے مسلمانوں کا مذہب اہل کا پابند ہونا علامہ ابو

● طبقات الحنابلہ، ص 257 ● کتاب اشرف ص 49 ● کتاب مذکور، ص 50 و طبقات، ص 285 ● مفتاح الجنۃ ص 48 و کتاب الشرف، ص 52 ● طبقات الحنابلہ، ص 17، و ص 104 و کتاب الشرف، ص 74 و علوم الحدیث للحاکم ص 4 ● ص 90، ج 1، طبع مصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصور بغدادی کی کتاب اصول الدین، ص 317، ج 1 سے واضح ہوتا ہے۔

حَيْثُ قَالَ وَ بَيَانَ هٰذَا وَاضِحٌ فِيْ ثُغُوْرِ الرُّوْمِ وَالْجَزِيْرَةَ وَ ثُغُوْرُ الشَّامِ وَ ثُغُوْرُ آذَرْبَيْجَانَ وَ بَابُ الْاَبْوَابِ كُلُّهُمْ عَلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ

"یعنی روم وشام وجزیرہ آذربائی جان کی سرحدوں کے باشندے سب اہل کے مذہب پر ہیں۔"

افغانستان:

پانچویں صدی سے بیشتر کا حال بھی سنئے۔ غزنی کے دربار میں بھی اہل حدیث عالم موجود تھے۔ تاریخ فرشتہ میں سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ کے واقع 390ھ میں مرقوم ہے کہ سلطان محمود نے ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان کی کہ ائمہ اہل حدیث سے تھا۔ برسم رسالت ملک ایلک خان کے حضور میں بھیجا● اور 410ھ میں سلطان ممدوح خود قفال مروزی محدث کے اثر صحبت سے اپنا حنفی مذہب چھوڑ چکا تھا۔ دیکھو امام یافعی کی مراۃ الجنان، جلد سوم، ص 25/38

ہندوستان:

اسی زمانے میں ہندوستان میں بھی اہل حدیثوں کا وجود ملتا ہے۔ مشہور عرب سیاح بشاری مقدی جو 375ھ میں ہندوستان آیا تھا اپنی کتاب اَحْسَنُ التَّقَاسِيْمِ فِيْ مَعْرِفَةِ الْاَقَالِيْمِ میں سندھ کے مشہور منصورہ کے حال میں لکھتا ہے یہاں کے ذمی بت پرست لوگ ہیں اور مسلمانوں میں اکثر اہل حدیث ہیں۔ یہاں مجھے قاضی ابو محمد منصوری سے ملنے کا اتفاق ہوا جو مذہب داؤدی ظاہری کے پابند تھے۔●

●تاریخ فرشتہ، اردو، ص 35، ج 1 ● تاریخ سندھ، ص 124، ج 2

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بیان سے لوگوں کو بہت تعجب ہوگا کہ ہندوستان میں جماعت اہل حدیث مولانا محمد اسماعیل شہید اور علامہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیدائش سے بھی صدہا سال پہلے سے موجود ہے کیونکہ مقدسی چوتھی صدی ہجری میں گزرا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت اہل حدیث ہندوستان میں کوئی نئی جماعت یا فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ فرقہ اس وقت بھی موجود تھا جبکہ وباء تقلید نے پھیلنا شروع کیا تھا جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ میں تصریح کی ہے کہ تقلید کا شیوع چوتھی صدی ہجری سے ہوا ہے۔ ❶ اسی زمانے میں مذہبی کشاکش اور ملت کا بٹوارہ شروع ہوا۔ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا تھا لیکن تقلیدی مذاہب البتہ بزور شمشیر رائج کیے گئے۔

تقسیم مذاہب اربعہ:

ان مذہبوں کے ملکی بٹوارے کا حال کتاب الفوائد البہیہ، ص 10 میں یوں مرقوم ہے۔ ''امام احمد کا مذہب نواحی بغداد میں پھیلا اور امام مالک کا مذہب بلاد عرب اور بعض بلاد حجاز میں شائع ہوا اور امام شافعی کا مذہب اکثر بلاد حجاز و یمن اور اطراف خراسان و توران اور بعض بلاد ہند میں اشاعت پذیر ہوا۔ باقی تمام ملکوں میں حنفیت کو عروج ہوا۔ اسی کتاب کی تعلیقات، ص 102 میں مرقوم ہے کہ قفال کبیر شاشی المتوفی 365ھ نے ماوراء النہر میں شافعیت پھیلائی۔ یہ امر سخاوی نے بھی رسالہ الاعلان بالتوبیخ، ص 99 میں تحریر کیا ہے اور لکھا ہے کہ دمشق (شام) میں شافعیت ابوزرعہ محمد بن عثمان دمشقی کے ذریعہ سے پہنچی اور عبدان مروزی کی سعی سے مرو میں اور ابوعوانہ اسفرائینی کی کوشش سے اسفائین میں شافعیت نے قدم جمائے۔ ❷

اشاعت بزور سلطنت:

مذاہب مذکورہ کے بزور ریاست پھیلائے جانے کے چند حوالے سن لیجئے۔ مقریزی و

---

❶ ص 152، ج 1 ❷ رسالہ اعلان بالتوبیخ، طبع دمشق، ص 99

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن خلکان دونوں متفقہ طور پر لکھتے ہیں:

مَذْهَبَانِ اِنْتَشَرَا فِيْ مَبْدَءِ اَمْرِهِمَا بِالرِّيَاسَةِ وَ السُّلْطَانِ مَذْهَبُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مِنْ اَقْصِى الْمَشْرِقِ اِلٰى اَقْصٰى اَفْرِيْقَه وَ مَذْهَبُ مَالِكٍ فِيْ بِلَادِ الْاُنْدَلُسِ ❶

"شروع میں دو مذہب بزورِ سلطنت پھیلے، حنفی مذہب مشرق سے افریقہ تک اور مالکی مذہب اسپین میں۔"

مصر میں جب سلطان صلاح الدین ایوبی شافعی کا تسلط ہوا تو اس نے صدر الدین مارانی شافعی کے ہاتھ میں عہدہ قضا کی باگ ڈور دے دی۔ اس وقت سے مصر کا قاضی شافعی مذہب کا عالم ہونے لگا۔ اس طرح سے مصر میں شافعیت کو بہت کچھ فروغ ہوا۔ ❷ اوپر کتاب اصول الدین کے حوالے سے بتایا گیا تھا کہ خلافت عثمانی کا مفتوحہ افریقہ اور اس کی سرحدوں کے مسلمان اہل حدیث کے مذہب پر قائم تھے پھر کیا ہوا؟ سنئے!

علامہ مقریزی لکھتے ہیں:

وَ كَانَتْ اَفْرِيْقِيَّةُ الْغَالِبِ عَلَيْهَا السُّنَنُ وَالْاٰثَارُ اِلٰى اَنْ قَامَ عَبْدُاللّٰهِ الْفَاسِيُّ بِمَذْهَبِ الْحَنَفِيِّ ثُمَّ غَلَبَ اَسَدُ بْنُ الْفُرَات قَاضِيْ اَفْرِيْقِيَّةُ بِمَذْهَبِ الْحَنَفِيِّ ❸

"یعنی افریقہ والوں پر اتباع سنت واثر کا ولولہ غالب رہا یہاں تک کہ عبداللہ فاسی وہاں حنفی مذہب لے پر پہنچا اور قاضی اسد حاکم افریقہ نے سارے ملک پر حنفی مذہب کو غالب کر دیا۔"

ثُمَّ تَوَلّٰى عَلَيْهَا الْمُعِزُّ بْنُ بَادِيْسَ ٤٠٧هـ حَمَلَ اَهْلَهَا وَ اَهْلَ مَا وَلَّاهَا مِنْ بِلَادِ الْمَغْرِبِ عَلَى الْمَذْهَبِ الْمَالِكِيِّ ❹

---

❶ وفیات الاعیان، ص216، ج 2 ❷ افتراق الامم، طبع جوانب، ص 233 ❸ کتاب الخطط، ص 333، ج 2 ❹ مقریزی و ابن خلکان، ص 105، ج 2

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"معز بن بادیس والی مصر نے پانچویں صدی کے شروع میں سارے ملک افریقہ کو مالکی مذہب کے قبول کرنے پر مجبور کر دیا۔

اہل حدیث کی حکومت:

ایک صدی بعد غیر الٰہی کو حرکت ہوئی اور بلاد مغرب (افریقہ) میں موحدین (اہل حدیث) کی حکومت قائم ہو گئی۔ یوسف بن عبدالمومن، پھر اس کے بعد اس کے بیٹے یعقوب بن یوسف نے بادشاہت کی ان دونوں نے مذہب اہل حدیث کی پوری حمایت اور نصرت کی۔ ذہبی تاریخ الاسلام میں لکھتے ہیں "ابوبکر بن جدانہ نے کہا میں امیر المؤمنین یوسف سے ملنے گیا تو دیکھا کہ ان کے سامنے قرآن مجید، سنن ابوداؤد اور تلوار رکھی ہوئی ہے۔ خلیفہ نے ان تینوں چیزوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ سوائے ان تین (قرآن و حدیث اور تلوار) کے باقی سب بے سود ہے۔" اسی کتاب میں خلیفہ یعقوب کے حال میں مرقوم ہے کہ اس بادشاہ کے زمانہ میں افریقہ سے فقہ کا علم اٹھ گیا تھا۔ خلیفہ نے کتب فقہ میں اشتغال سے منع کر دیا تھا کہ لوگ صحاح ستہ اور کتب سنن و مسانید پڑھیں پڑھائیں۔ خلیفہ خود بھی حدیث پڑھاتا اور حدیث یاد کرنے والوں کو انعام دیتا تھا یہی وجہ ہوئی کہ وہاں کے علماء پکے کٹر اہل حدیث اور تقلید کے دشمن ہو گئے۔ جیسے امام ابن حزم، علامہ قرطبی، محی الدین ابن عربی وغیرہ۔ ابن خلکان نے اس خلیفہ کے حال میں لکھا ہے:

اَمَرَ بِرَفْضِ الْفِقْهِ وَ لَا يَفْتُوْنَ اِلَّا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ لَا يُقَلِّدُوْنَ اَحَدًا مِنَ الْاُمَّةِ ..... [1]

"اس نے حکم دیا تھا کہ فقہ چھوڑ دو، قرآن و حدیث سے فتویٰ دو اور کسی امام کی تقلید نہ کرو۔"

اس کے بعد یہاں سے مذہبی جھگڑے یکسر ختم ہو گئے۔

---

[1] ص 328، ج 2

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ردعمل:

افریقہ کے بھاگے ہوئے متعصب مولویوں نے مشرق میں پناہ لی اور حجاز وعراق نیز دیگر مقامات میں تقلیدی مذہب نے انتہائی تشدد اور عصبیت سے حکم جاری کیا اور یہ قانون بنا دیا کہ مذاہب اربعہ کی تقلید واجب ہے اور ان سے خروج حرام۔ ❶ اور یہ کہ ائمہ اربعہ کے مذاہب علی سبیل الدوران حق ہیں یعنی حق انہیں چاروں میں دائر ہے۔ اس زمانہ میں عمل بالحدیث حسب پیشگوئی مخبر صادق علیہ السلام (جو مشکوٰۃ میں بحوالہ ترمذی مذکور ہے ❷) انگارے پر ہاتھ ڈالنے سے بھی زیادہ دشوار اور مشکل ہو گیا تھا۔

چار مصلے اور مدرسے:

ساتویں صدی میں شاہ ظاہر بیبرس نے چاروں مذہبوں کے قاضی اور مدرسے الگ الگ بنا دیئے ❸ اور نویں صدی کے اوائل میں شاہ ناصر فرج بن برقوق چرکسی نے خانہ کعبہ کے حرم مسجد میں مصلے بھی چار علیحدہ علیحدہ بنا دیئے۔ ❹

ممانعت تبدیل مذہب:

چار مذہبوں میں حق دائر ہے ماننے کے لئے باوجود ایک مذہب کے التزام پر بھی زور دیا جاتا تھا، اگر ایک مذہب کا مقلد اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرے مذہب میں چلا جاتا تو وہ سزا کا مستحق ہوتا تھا۔ سراجیہ میں ہے اِرْتَحَلَ اِلٰی مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ يُعَزَّ ❺ پس حنفی کے لئے جب شافعی ہونا منع تھا تو اہل حدیث ہونا کب قابل برداشت ہو سکتا تھا؟ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی مقلد پر حق ظاہر ہو جاتا اور وہ اہل حدیث کے طریقہ پر عمل کرنے لگتا تو اسے دھمکایا جاتا، توبہ کرائی جاتی ورنہ قید کر دیا جاتا تھا کَمَا يُجِيْءُ کیونکہ اس نے تقلید سے

❶ مقریزی، ص 344، ج 2 ❷ ص 451 ❸ مقریزی، ص 344، ج 2، ❹ البدر الطالع ص 26، ج 2 ❺ در مختار تولکشوری، ص 260 و شامی مجتبائی ص 190، ج 3

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجوع کیا جو مقلدوں کے یہاں بالاتفاق حرام تھا لا یَرْفَعُ عَمَّا تَلَدَ فِیْهِ اِتِّفَاقًا ❶

مصائب اہل حدیث:

فتاویٰ تاتارخانیہ ❷ وفتاوی حمادیہ قلمی ❸ وجواہر الفتاویٰ قلمی ❹ میں مرقوم ہے کہ ایک شخص حنفی مذہب چھوڑ کر نماز میں قرأۃ فاتحہ خلاف امام اور رفع یدین کرنے لگا۔ وہاں کے ایک بڑے حنفی عالم کو خبر ہوئی تو سخت ناراض ہوئے جا کر حاکم شہر سے اس کی رپورٹ کی، کوتوال نے اس شخص کو بلا کر دریافت کیا، پھر جلاد سے کہا کہ اسے سر بازار کوڑے لگائے۔ کچھ لوگوں کو اس غریب عامل بالحدیث پر رحم آ گیا، انہوں نے دوڑ دھوپ کی آخر اس سے توبہ کرائی گئی اور آئندہ کے لئے اس سے عہد و پیمان لے لیا گیا تو اسے رہائی نصیب ہوئی۔ ❺

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ:

آپ کا اہل حدیث ہونا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ان پر مالکی مذہب کے ایک مقلد ابن ابی السمع مصری نے شب کی تاریکی میں لوہے کی ایک سلاخ سے حملہ کر کے سر توڑ دیا جس کے باعث آپ کا انتقال ہو گیا۔ ❻

امام حدیث حضرت بخاری رحمہ اللہ:

آپ کو ایک متعصب حنفی ابو حفص کبیر نے پہلے تو بخاری میں فتویٰ دینے سے رکوایا پھر شہر بدر کرا دیا۔ ❼

امام حدیث حضرت ابن تیمیہ رحمہ اللہ:

آپ سے مناظرہ کرنے کے لئے پہلے فقیہہ شافعی محمد صفی الدین پیش ہوا ❽ جب یہ ہار

---

❶ تحریر الابن الهمام الحنفی ❷ ص 184 ❸ ص 123 ❹ ص 243 ❺ انتصاف الحق، ص 250 ❻ توالی التاسیس، ص 86 ❼ الجواهر المغیة، ص 67، ج 1 ❽ درر کامنه، ص 15، ج 4

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا تو اس کا شاگرد ابن ملکانی شافعی مدمقابل بنا۔ ❶ آخر میں آپ کو قید کر دینے کا مشورہ ہوا تو سزائے قید کا حکم دینے والا مالکی مذہب کا قاضی تھا۔ ❷

امام حدیث حضرت یوسف مزی رحمہ اللہ:

آپ کو صرف اس قصور پر کہ آپ نے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی طرف سے صفی الدین شافعی مذکور سے مباحثہ کیا تھا اور امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب خلق افعال العباد سے استناد کیا تھا، شافعی مذہب کے قاضی نے قید کی سزا دے دی۔ ❸

حافظ عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ:

جو کھلے اہل حدیث تھے چھٹی صدی کے فقہا نے ان کا خون مباح کر دیا تھا پھر بعض صاحب اثر حضرات کی سعی سے ان کے قتل کا حکم منسوخ ہوا لیکن دمشق سے نکال دیئے گئے آخر مصر میں گمنامی کی حالت میں اپنی زندگی پوری کی۔ ❹

سید محمد بن اسمٰعیل صنعانی رحمہ اللہ:

صاحب سبل السلام بجرم انکار تقلید و رفع الیدین فی الصلاۃ وغیرہ قید خانہ میں ڈال دیئے گئے تھے۔ یہ واقعہ بارہویں صدی ہجری کا ہے۔ ❺

شاہ نظام الدین ولی دہلوی رحمہ اللہ:

آپ نے ایک مسئلہ کے ثبوت میں حدیث نبوی پیش کی تھی، اس پر قاضی رکن الدین حنفی نے ان کی شکایت بادشاہ غیاث الدین سے کی اور ان کے سخت درپے آزار ہو گئے۔ ❻

---

❶ ایضاً، 45، ج 1 ❷ ایضاً ص 147، ج 1 ❸ درر کامنہ، ص 146، ج 1 والبدر الطالع، ص 353، ج 2 ❹ تذکرۃ الحفاظ ص 166، ج 4 ❺ البدر الطالع، ص 134، ج 2 ❻ تاریخ فرشتہ، اردو، ص 610، ج 2

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ:

آپ کا وعظ جامع مسجد دہلی سے بند کرانے والے مولوی فضل حق حنفی خیر آبادی تھے، جو ریذیڈنٹ دہلی کے رشتہ دار تھے۔ ❶

یہ مختصر سا نمونہ تھا ارباب تقلید کے سلوک کا اصحاب حدیث سے رح

یہ پایاں آمد ایں دفتر حکایت ہمچناں باقی

ترجمہ: یہ دفتر ختم ہونے کو آیا مگر تفصیل ابھی باقی ہے۔

مقلدوں سے مذہبی جنگ:

اب ان مقلدوں کے باہمی مناقشوں اور مجادلوں کا حال سنئے اور غور فرمایئے کہ جب یہ حضرات اپنے ہی تقلیدی بھائیوں کا وجود برداشت نہیں کر سکتے تو غیر مقلد بیچارے کس شمار وقطار میں ہیں؟

ابن خلکان نے لکھا ہے کہ فقیہ شافعی عبدالکریم قشیری 448ھ میں بغداد آئے اور اشاعت مذہب شروع کی تو حنبلیوں سے ان کا مقابلہ ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بغداد میں شافعیوں اور حنبلیوں میں بڑا کشت وخون ہوا اور دونوں گروہوں سے ایک جماعت قتل ہوئی۔ آخر نظام الملک نے جھگڑا ختم کر یا ❷ اور نیشاپور میں احناف وشوافع کے درمیان فساد عظیم ہوا۔ فریقین قتل ہوئے اور ان کے مدارس جلائے گئے۔ ❸ ماوراء النہر کے حنفی اور شافعی لڑنے جھگڑنے کی قوت باقی رکھنے کے لئے ماہ رمضان کے روزے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ ❹

تقلیدیوں کے بہتان:

ایک نے دوسرے پر جو جھوٹی تہمتیں دھریں، ان کا نمونہ بھی ملاحظہ ہو:

---

❶ سوانح حمدی: ص 144 وحیوۃ طیبہ ص 69/70 ❷ ص 300، ج 1 ❸ مرآۃ الجنان ص 307، ج 3 ❹ میزان شعرانی، طبع مصر، ص 43، ج 1

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مالک رحمہ اللہ پر یہ افتراء کیا گیا کہ ان کے نزدیک متعہ جائز ہے۔[1] ابن الہمام نے فتح القدیر میں اس کا غلط ہونا ثابت کیا۔[2]

امام شافعی رحمہ اللہ پر یہ الزام دھرا گیا کہ انہوں نے شطرنج کھیلنا جائز کر دیا ہے۔[3] حالانکہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اباحت شطرنج کا قول امام ابو یوسف سے نقل کیا ہے۔[4] کیسے مزے کی بات ہے کہ قول ابو یوسف کا، گلے لگا دیا جائے امام شافعی رحمہ اللہ کے؟ بندر کی بلا طویلے کے سر۔

امام احمد رحمہ اللہ پر تہمت لگائی گئی کہ وہ کہتے ہیں اِذَا نَزَلَ یَخْلُوْ مِنْهُ الْعَرْشُ یعنی نزول باری تعالیٰ سے عرش خالی ہو جاتا ہے۔ حالانکہ امام ممدوح نے جو خط مسدد بن مسرہد کو لکھا تھا اس میں صاف تصریح کی ہے کہ اِنَّهٗ سُبْحَانَهٗ اِذَا نَزَلَ فَلَا یَخْلُوْا مِنْهُ الْعَرْشُ[5] دیکھئے یاروں نے نفی کا اثبات کر دیا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر یہ اتہام لگایا کہ آپ کرامات اولیاء کے منکر ہیں۔ شافعی نے اس کا بہتان ہونا ثابت کر دیا ہے۔[6]

امام بخاری رحمہ اللہ پر ابو حفص کبیر نے یہ بہتان لگا کر انہیں بخارا سے نکلوایا تھا کہ آپ نے فتویٰ دیا ہے کہ گائے کا دودھ اگر کوئی لڑکا اور لڑکی پی لے تو ان میں رضاعت ثابت ہو جائے گی۔[7] حالانکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ایسا کوئی فتویٰ دیا ہی نہیں تھا۔ یہ ان پر تہمت ہے۔ (صفحہ 290، ج 1)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر یہ بہتان لگایا گیا کہ انہوں نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہا اِنَّ اللّٰهَ یَنْزِلُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا کَنُزُوْلِیْ هٰذَا وَ نَزَلَ دَرَجَةً[8] یعنی اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف اس طرح اترتا ہے جیسے میں منبر کے زینہ سے اترتا ہوں اور وہ ایک زینہ

---

[1] ھدایہ ج 2، کتاب النکاح [2] دیکھو ص 36، ج 2، طبع نولکشوری [3] ھدایۃ ج 4، کتاب الکراھیت [4] دیکھو عینی شرح ھدایۃ ص 280، ج 4 [5] ھدایۃ المھدی، ص 11 [6] الجواھر المضیۃ، ص 67، ج 1 [7] الفوائد البھیۃ، ص 13 [8] رحلت ابن بطوطہ، طبع مصر، ص 55

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیچے اتر آئے۔ حالانکہ انہوں نے اپنے لامیہ میں صاف فرمایا ہے وَ اِلَی السَّمَاءِ بِغَیْرِ کَیْفٍ یَنْزِلُ ❶ یعنی نزول باری بلا کیف ہے۔ کیفیت نزول بیان نہیں کی جا سکتی۔ پس دیکھو سیاح ابن بطوطہ نے امام پر کیسا غلط اور جھوٹا الزام لگا دیا ہے ع

جہاں دیدہ بسیار گوید دروغ

اسی طرح دیگر ائمہ علماء پر بھی جھوٹے بہتان لگائے گئے ہیں۔ دیکھو رسالہ رفع الملام مؤلفہ مولانا محمد یونس صاحب قرشی دہلوی۔

اہل حدیثوں پر افتراء:

جماعت موحدین اہل حدیث پر بھی بہت سے جھوٹے الزام و بہتان لگائے گئے ہیں۔ دیکھو جامع الشواہد انتظام المساجد اباطیل وہابیہ وغیرہ۔ سنن مجتبیٰ نسائی کے محشی نے ایک حاشیہ میں لکھا ہے:

ثُمَّ لِیَعْلَمْ اَنَّ الَّذِیْنَ یَدِیْنُوْنَ دِیْنِ عَبْدُالْوَهَّابِ النَّجْدِیِّ وَیَسْلُکُوْنَ مَسْلِکَهٗ فِی الْاُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ وَ یَدْعُوْنَ فِیْ بِلَادِنَا بِاسْمِ الْوَهَّابِیِّیْنَ وَ غَیْرَ الْمُقَلِّدِیْنَ وَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ تَقْلِیْدُ اَحَدِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ شِرْکٌ وَ اَنَّ مَنْ خَالَفَهُمْ هُمُ الْمُشْرِکُوْنَ یَسْتَحِیْوْنَ قَتْلَنَا اَهْلَ السُّنَّةِ وَ سَبْیُ نِسَائِنَا (اِلٰی) هُمْ فِرْقَةٌ مِنَ الْخَوَارِجِ ❷

"جو لوگ ہمارے ملک ہند میں وہابی غیر مقلد کہے جاتے ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا دین اختیار کر کے اس کے مسلک پر اصول و فروع میں چلتے ہیں، ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید کو شرک اور مقلدوں کو مشرک کہتے ہیں۔ ہمارے مردوں کا قتل اور ہماری عورتوں کو قید کرنا مباح جانتے ہیں یہ لوگ خارجیوں کے فرقہ سے ہیں۔"

ان تہمتوں کے جواب میں سوائے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ الْمُفْتَرِیْنَ کے اور کیا

---

❶ جلاء العینین مصری، ص 36 ❷ نسائی، طبع مجتبائی ص 360، ج 1

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جاسکتا ہے؟ یہ لوگ اہل حدیث کے مسلک سے یا تو یکسر جاہل اور ناواقف ہیں یا تجاہل عارفانہ کرتے ہیں۔

اہل حدیثوں کا مسلک:

جماعت اہل حدیث کا مسلک ان شعروں سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے:

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن　　پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

ترجمہ: دین کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا کلام معظم ہے، پھر مصطفیٰ ﷺ کی حدیث دل و جان سے قبول کرنا ہے۔

وہ چہ خوش باش زابر رحمت قول رسول　　گل زمین فکرت و دل سبزہ خرم داشتن

ترجمہ: وہ کیا ہی اچھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول کی رحمت کے بادل سے اپنے فکر و دل کی زمین کے پھولوں کو سرسبز و شاداب رکھے۔

از روایت فیض یاب دل بہ جن اعتقاد　　در حریم کعبہ اسلام محرم داشتن

ترجمہ: روایت سے فیض حاصل کرے اور دل کو اعتقاد کی خوبی کے ساتھ محرم حریم کعبہ اسلام بنائے۔

گاہ از تذکار مسلم جاں نمودن مست فیض　　گاہ در شوق بخاری دل متیم داشتن

ترجمہ: کبھی کبھی مسلم (یعنی صحیح مسلم شریف) کی یادآوری کے فیض سے اپنی جان کو مست بناؤ اور کبھی کبھی بخاری کے شوق سے اپنے دل کو بیقرار کرو۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے رخصت ہونے کے وقت ارشاد فرمایا:

مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ..... الخ●

● مشکوٰۃ، ص 22

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اس حدیث میں یہ خبر دی ہے کہ میرے بعد امت میں اختلاف کی کثرت ہوگی اس وقت میری سنت اور خلفاء راشدین کی روش اختیار کرنا۔ صحابہ کا اختلاف اعتقادی امور میں تو ہو نہیں سکتا وہ لوگ آپ کی صحبت اور تعلیم کے باعث راسخ العقیدہ تھے، لامحالہ یہ اختلاف فروعی ہوگا۔ اس لئے آپ نے حدیث مذکور میں اپنی سنت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پھر خلفائے راشدین کی روش کی طرف۔

خلفاء کی سنت:

اب دیکھنا یہ ہے کہ اختلاف کے وقت ان بزرگان خلفاء راشدین کی روش کیا ہوا کرتی تھی؟ سب سے پہلا اختلاف اس امر میں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو موت لاحق ہوئی ہے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ●

"اللہ کی قسم! آپ مرے نہیں ہیں۔"

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آیات قرآنیہ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَ اِنَّهُمْ مَیِّتُوْنَ (الزمر) وغیرہ پیش کیں تو سب کو آپ کی موت کا یقین آ گیا۔ (حوالہ مذکورہ) دوسرا اختلاف انتخاب خلیفہ کے وقت ہوا۔ انصار نے کہا مِنَّا اَمِیْرٌ وَ مِنْکُمْ اَمِیْرٌ ● یعنی ہمارا خلیفہ ہم سے ہوگا اور مہاجروں کا ان میں سے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ سنائی کہ خلیفہ قریشی ہونا چاہئے۔

فَلَمَّا سَمِعُوْا حَدِیْثَ الْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ رَجَعُوْا عَنْ ذٰلِکَ وَ اَذْعَنُوْا ●

"جیسے ہی سب لوگوں نے حدیث مذکور سنی اپنے ارادوں سے باز آ گئے اور گردنیں جھکا دیں۔"

پھر اختلاف ہوا کہ آپ کو دفن کہاں کیا جائے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ میں نے آپ سے سنا ہے، فرماتے تھے:

● بخاری، ص 517، ج 1 ● ایضاً، ص 517، ج 1 ● فتح الباری، انصاری ص 365، پ 14

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا يُقْبَضُ نَبِيٌّ اِلَّا دُفِنَ حَيْثُ يُقْبَضُ ●

"کہ پیغمبروں کو جہاں وفات وقات ہوتی ہے اسی جگہ وہ دفن کئے جاتے ہیں۔"

آخر حجرہ نبویہ میں قبر کھودی جانے لگی۔ پھر اختلاف ہوا کہ قبر بغلی ہو یا صندوقی؟ ● اتنے میں بغلی کھودنے والے پہلے پہنچ گئے اور بغلی قبر تیار ہوئی۔ اس طرح حدیث نبوی اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا ● پر حکمت الٰہیہ سے عمل کرنے توفیق سب کو نصیب ہوئی۔ استحکام خلافت کے بعد وارثوں نے اپنے اپنے حصے کا مطالبہ شروع کر دیا۔ ازواج مطہرات نے اپنے حصے کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجنے کا ارادہ کیا۔ ● حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا اپنا حصہ طلب کیا۔ ● حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب کے سامنے حدیث نبوی لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ پیش فرمادی۔ اس پر سب لوگ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے پہلے اظہار رنج کیا تھا بعد میں وہ بھی راضی ہو گئیں۔ ● خلیفہ اول نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کرنے کا جب عزم مصمم کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مانع ہوئے اور حدیث نبوی اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا ..... الخ ● پیش کی کہ یہ لوگ کلمہ شہادت تو پڑھتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوسری حدیث سے جس میں بحق اسلام وارد ہوا ہے استدلال کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خاموش کر دیا کہ زکوٰۃ حق الاسلام ہے۔ ● امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَلَمْ يَلْتَفِتْ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى مَشْوَرَةِ عُمَرَ اِذْ كَانَ عِنْدَهٗ حُكْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ●

"چونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حدیث نبوی موجود تھی انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال مسترد کر دیا۔"

یہ تھیں پہلے خلیفہ راشد کی سنتیں۔ اب خلیفہ دوم کی روش ملاحظہ ہو:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آخری وقت کہا جا رہا تھا کہ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر جائیے۔ جیسے

● ترمذی و ابن ماجہ ● ابن ماجہ ● ابوداؤد وغیرہ ● بخاری مسلم ● بخاری پ 27 ● بیہقی، ص 301، ج 6 ● بخاری، پ 2 ● فتح الباری انصاری، پارہ اول، ص 10 ● صحیح بخاری، ص 109،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو مقرر کر دیا تھا تو جواب دیتے ہیں:

اَنْ لَا اِسْتَخْلَفَ فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یَسْتَخْلِفْ اَوْ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ قَدْ اِسْتَخْلَفَ ❶

"اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو اس میں سنت نبویہ کا عامل ہوں گا اور اگر خلیفہ مقرر کر دوں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل ہوگا چونکہ سنت نبوی پر عمل کرنا ہی افضل ہے۔"

اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی خاص شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ چنانچہ ان کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

فَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَمْ یَکُنْ لِیَعْدِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا وَ اِنَّهُ غَیْرُ مُسْتَخْلِفٍ ❷

"یعنی میں سمجھ گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے برابر کسی کو نہیں ٹھہرائیں گے اور وہ کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کریں گے۔"

معلوم ہوا کہ خلفاء راشدین کی سنت کو سنت نبویہ کے خلاف سمجھتے تو اس خلیفہ کی سنت کو چھوڑ دیتے اور سنت نبویہ کو لازم پکڑتے تھے۔ ایک واقعہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا بھی سن لیجئے کہ یہ بھی خلفاء راشدین سے ہیں۔ ولید بن عقبہ نے کوفہ میں نبیذ پی تو نشہ آ گیا۔ قے کی، پکڑے گئے۔ خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقدمہ کی تحقیقات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ولید پر حد شرعی لگائیں۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارنے شروع کئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شمار کرنا شروع کیا۔ جب چالیس کوڑے لگ چکے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

قَالَ اَمْسِکْ جَلَدَ النَّبِیُّ ﷺ وَ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ اَرْبَعِیْنَ وَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ثَمَانِیْنَ وَ کُلٌّ سُنَّةٌ وَ هٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ. ❸

"اب رک جاؤ، عہد نبوی و خلافت صدیقی تک حد خمر چالیس ہی رہی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

---

❶ صحیح مسلم، ص 12، ج 2 ❷ حوالہ مذکور ❸ صحیح مسلم، ص 72، ج 2

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی مقرر کی، مجھے عہد نبوی کی مروج حد زیادہ پسند ہے۔"

دیکھئے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سنت فرما کر سنت نبوی کو سنت فاروقی پر مقدم کیا حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے ہی اسی کوڑے مقرر فرمائے تھے۔ نیز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد نے بھی چالیس پر سکوت فرما کر اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

نتیجہ : واقعات مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کو تمام اقوام و افعال پر مقدم کرنا ہی خلفاء راشدین مہدیین کا طریقہ تھا۔ جماعت اہل حدیث کا بھی یہی مسلک ہے۔ ع

اِذَا جَـاءَ نَهَرُ اللّٰـهِ بَـطَـلَ نَهْرُ مَعْقَلِ

ملاحظہ : خلفاء راشدین نے جو کام سیاستہ یا کسی وقت ضرورت کے باعث کیا کرایا تھا وہ ہمارے لئے واجب الاتباع نہیں ہے۔ دیکھو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے شامیوں کو جب تمتع بالحج کا فتویٰ دیا تو ان لوگوں نے کہا کہ آپ کے ابا جان تو منع کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اَمْرُ اَبِیْ یَتَّبَعُ اَمْ اَمْرَ النَّبِیِّ ﷺ ؟ [1]

"میرے ابا جان کی اتباع جواب ہے یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی؟"

معلوم ہوا کہ ہر پیش آنے والے امر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مدنظر رکھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

خلفاء راشدین ہر پیش آنے والے امر میں حدیث نبوی تلاش کرتے تھے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جدہ نے آ کر اپنا حصہ دریافت کیا۔ آپ کو اس

[1] ترمذی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ میں کوئی حدیث نبوی یاد نہ آئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا۔ دو صحابیوں (مغیرہ بن شعبہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہما) نے حدیث سنائی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو چھٹا حصہ دلوایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کے مطابق فیصلہ فرمایا۔ ❶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مقدمہ پیش ہو کہ مقتول شوہر کی دیت سے اس کی بیوی کو حصہ ملنا چاہئے یا نہیں؟ آپ نے فتویٰ نفی کا دیا۔ ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے سنا تو منیٰ میں آپ سے ملاقات کی اور کہا کہ میرے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نوشتہ موجود ہے کہ آپ نے اشیم ضبابی رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اشیم رضی اللہ عنہ کے مارے جانے کے بعد اس کی دیت سے حصہ دینے کا حکم دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے فتویٰ سے رجوع فرمایا اور حدیث کے مطابق فتویٰ دیا۔ ❷

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ جس عورت کا شوہر مر جائے تو وہ عورت جہاں چاہے عدت گزارے۔ آخر آپ کو حدیث نبوی کی تلاش ہوئی تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن فریعہ رضی اللہ عنہا بنت مالک نے اپنا واقعہ سنایا کہ میرا شوہر مارا گیا تھا تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ''میں عدت کہاں گزاروں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''شوہر کے گھر پر۔'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے مطابق فیصلہ کیا۔ ❸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مرتد لوگ لائے گئے۔ آپ نے ان لوگوں کو آگ میں زندہ جلا دینے کا حکم دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سنا تو یہ حدیث پیش کی:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ

''ارشاد نبوی یہ ہے کہ مرتدین کو تلوار سے قتل کرنا چاہئے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا:

صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ ❹

''ابن عباس نے درست کہا۔''

اس طرح کے بہت سے واقعات خلفاء راشدین کے کتب حدیث میں موجود ہیں۔

---

❶ مؤطا و سنن اربعہ ❷ مؤطا و سنن اربعہ ❸ مؤطا و سنن اربعہ ❹ ترمذی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہل حدیث کا طریق بھی وہی ہے جو خلفاء راشدین وسلف صالحین کا تھا۔ ہم حدیث نبوی کے مقابلہ میں کسی رائے اور قول کو نہیں مانتے، لیکن ان بزرگوں کی بزرگی اور وقار کے قائل ہیں اور کہتے ہیں:

آں امامان کہ کردند اجتہاد
رحمت حق برروان جملہ باد

ترجمہ: وہ ائمہ جنہوں نے اجتہاد کیا اللہ کی رحمت ہو ان تقدیم تاخیر سب کی روحوں پر

تذکرہ:

شریعت کا مقرر کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اس شریعت کو بندوں تک پہنچانے والے معصوم پیغمبر ہوتے ہیں۔ غیر نبی چونکہ معصوم نہیں ہوتا، اس لئے اس کے قیاسی مسائل کی نسبت یقینی طور پر صحت کی ضمانت نہیں دی جاسکتی جب تک کہ اس پر پیغمبر کی موافقت کی مہر نہ لگ جائے کیونکہ اعمال کا حساب اور اس پر ثواب وعذاب کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ سے ہے اس نے اپنی محبت اور جنت کو محض اتباع پیغمبر علیہ السلام پر موقوف رکھا ہے۔

خلاف پیمبر کے راہ گزید کہ ہرگز منزل نخواہد رسید

ترجمہ: جس نے نبی کے خلاف راستہ اپنایا کبھی بھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ پایا۔

میں نے اس امر کو بہت بسط سے اپنے اس خطبہ صدارت میں بیان کر دیا ہے جسے میں نے فروری 1935ء میں جمعیت تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کے تیسرے سالانہ جلسہ میں پڑھا تھا اور وہ طبع ہو کر شائع بھی ہو گیا تھا۔

اجماع:

اہل کو منکر اجماع کہا جاتا ہے اور انصاف نہیں کیا جاتا۔ اجماع خواہ بسیط ہو یا مرکب، اہل اجماع کے لئے اتحاد زمانہ ضروری ہے، بالخصوص اجماع مرکب کے لئے زیادہ ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس لئے کہ وہ عبارت ہے اختلاف سے۔ پس اختلاف کرنے والوں کے زمانے کا متحد ہونا لازم ہے ورنہ قیامت تک اجماع کا انعقاد ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے تو امام احمد رحمہ اللہ نے کہہ دیا ہے:

مَنِ ادَّعَى الْإِجْمَاعَ فَقَدْ كَذَبَ●

"جو شخص کسی امر میں اجماع کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔"

ابن عربی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کو معتبر مانتے ہیں جیسا کہ فتوحات میں لکھا ہے:

وَالْإِجْمَاعُ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ لَا غَيْرَ●

معلوم نہیں کہ قائلین اجماع کا امام احمد اور شیخ ابن العربی کی بابت کیا خیال ہے؟

قیاس واجتہاد:

اہل حدیث کو منکر قیاس بھی کہا جاتا ہے حالانکہ اہل حدیث اجتہاد و قیاس صحیح کے منکر نہیں ہیں بقول امام اوزاعی كُلُّنَا يَرَى●

اہل حدیث کہتے ہیں کہ احادیث نبویہ کو مقیس علیہا بنانا چاہئے اور اسی سے استنباط مسائل کرنا چاہئے لیکن افسوس ہے کہ یہ اصل یکسر چھوڑ دی گئی اور کسی خاص متقدم ہستی کے تراشیدہ اصل کو مقیس علیہ بنالیا گیا، جیسا کہ شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ میں صراحت کی ہے۔● اور اس کا نام حمل الغیر علی الظہر اور تفریع بر تفریع مقرر کیا گیا۔ چنانچہ اسی اصل پر مسائل کی تخریجات ہونے لگیں، جس کا نتیجہ تعین مذہب کی صورت میں ظاہر ہو۔ اس امر کی وضاحت کے لئے چند مثالیں عرض کرتا ہوں۔

ایک شخص نے ایک عورت کو بعقد اجارہ مع شرط الزنا رکھا۔ اس کے بعد عورت نے اپنی اجرت لے لی گو کہ یہ اجارہ فاسدہ ہے اور اجرت کا سبب بھی فعل حرام ہے لیکن چونکہ قاعدہ

● محلی ابن حزم، ص 46، ج 3 و شرح مسلم الثبوت، ص 494 ● ص 182، ج 2 ● کتاب الرد علی احلاء اهل الحدیث لابن قتیبہ، طبع، ص 63 ● شامی، ص 29، ج 5، طبع ہند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن چکا ہے۔ اَجْرُ الْمِثْلِ طَیِّبٌ یعنی اجر مثل کا طیب ہوتا ہے۔ اس لئے عورت کو اجرت امام صاحب کے نزدیک حلال ہے۔ ہاں اگر بغیر عقد اجارہ کے لیا ہے تو حرام ہے اور پھر مستاجرہ سے زنا کرنے میں حد بھی نہیں ہے ● حالانکہ صحیح مسلم میں ہر قسم کے مہر بغی کے لئے لفظ خبیث وارد ہوا ہے اور حدیث بخاری میں مہر بغی سے صاف نہی موجود ہے اور دین محمدی میں کوئی ذی عقل زانی حد سے مستثنیٰ نہیں کیا گیا ہے۔

ایک اصل اور قاعدہ یہ ہے کہ قوی کی بناء ضعیف پر نہیں ہو سکتی ہے۔ پس اگر کسی مسافر امام نے نماز میں قصر نہیں کی بلکہ پوری نماز پڑھ دی تو مقیم مقتدیوں کی نماز نہیں ہوئی اس لئے کہ مسافر امام پچھلی دو رکعتوں میں متنفل تھا چونکہ فرض قوی ہوتا ہے نفل سے لہٰذا فرض پڑھنے والے مقتدی اپنی نماز دہرائیں حالانکہ صحیحین کی حدیث میں وارد ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے پیچھے فرض عشاء پڑھ کر جاتے اور اپنے محلہ کی مسجد میں لوگوں کو دوبارہ وہی نماز امام بن کر پڑھاتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اس وقت حضرت معاذ متنفل ہوتے تھے لیکن مقتدیوں کے اپنی نماز کے دہرانے کا حکم دربار رسالت سے نہیں ملا۔

ایک قاعدہ یہ بتایا گیا ہے کہ کامل کے ساتھ ناقص کا الحاق جائز نہیں، یعنی جو چیز کامل واجب ہوگئی وہ ناقص سے ادا نہ ہوگی۔ پس کسی نے اگر صبح کی نماز ایسے وقت پڑھی کہ ایک رکعت کے بعد آفتاب نکل آیا اب وہ دوسری رکعت اگر پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ حالانکہ حدیث صحیحین میں صاف وارد ہے:

مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسَ فَقَدْ اَدْرَکَ

"جس نے آفتاب نکلنے سے پیشتر نماز فجر کی ایک رکعت پڑھ لی اس کی دوسری رکعت بھی صحیح ہے اس کی نماز ہوگئی۔

اہل حدیث نے انہیں اصول مستخرجہ مستحدثہ کا انکار کیا ہے۔ قرآن و حدیث سے استخراج مسائل کا انکار نہیں کیا ہے۔

● کنز و تنویر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفع الزام:

راہ یہ الزام کہ اہل حدیث کے بعض مسائل ائمہ اربعہ کے متفقہ مذہب کے خلاف ہیں، محض تعصب کا نتیجہ ہے۔ کیا متاخرین احناف نے مسئلہ تحلیف شہود میں ائمہ اربعہ کے متفقہ مذہب کے خلاف قاضی ابن ابی لیلیٰ کے مذہب پر فتویٰ نہیں دیا ہے۔● پس جبکہ حق دائر تھا ائمہ اربعہ میں اور گواہوں کو قسم دینی چاروں اماموں کے نزدیک ناجائز، تو ابن ابی لیلیٰ کا مذہب اختیار کیوں کیا گیا حالانکہ ان قاضی صاحب کی چشمک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھ مشہور ہے۔ انہی کی سعی سے حضرت امام اعظم کو حکومت نے فتویٰ دینے سے روک دیا تھا۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

دفع ایراد:

اہل حدیث کی جانب سے جب متقدمین کتابوں سے وجود اہل حدیث کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حدیثیں روایت کرتے تھے۔ اہل حدیث کوئی مذہب نہ تھا۔ آج تو ان کو اہل حدیث کہا جاتا ہے، جو آمین بالجہر، رفع الیدین اور قرأۃ فاتحہ خلف الامام کے قائل اور عامل ہوتے ہیں اور کسی امام کی تقلید نہیں کرتے خواہ وہ عامی کیوں نہ ہوں۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ میں نے امام شافعی و امام احمد کے بیان میں اوپر جو عبارتیں آپ کو سنائی ہیں ان میں صاف "مذہب اہل حدیث" کا لفظ موجود ہے۔ سرحدوں کے مسلمانوں کا "مذہب اہل حدیث" رکھنا کتاب اصول الدین سے اوپر نقل کیا جا چکا ہے۔ قاضی عیاض مالکی نے امام احمد کے قول اِنْ لَمْ یَکُوْنُوْا اَھْلَ الْحَدِیْثِ فَلَا اَدْرِیْ مَنْ

● دیکھو ابن نجیم کی کتاب اشباہ و نظائر، ص 160، طبع ہند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھُمْ کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے اَرَادَ اَحْمَدَ اَھْلَ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَ مَنْ یَعْتَقِدُ مَذْھَبَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ ❶ قاضی عیاض پانچویں صدی میں پیدا ہوئے تھے اس وقت بھی مذہب اہل حدیث موجود تھا۔ حافظ نووی شافعی جو ساتویں صدی ہجری میں گزرے ہیں۔ اپنی شرح صحیح مسلم میں متعدد جگہ پانچ مذہبوں کا ذکر بالمقابل کرتے ہیں کہ ہمارے شافعی مذہب میں یوں ہے اور مالکی مذہب میں یوں، مذہب حنفیہ یہ ہے اور حنبلی یہ۔ پھر سب سے الگ اہل حدیث کا مذہب لکھتے ہیں کہ ان کے یہاں یوں ہے۔ ❷ اور ہاں اسے بھی سن لیجئے کہ ہمیشہ سے اہل حدیث اسی شخص کو کہا گیا ہے جو کسی امام کی تقلید نہیں کرتا اور قراۃ فاتحہ خلف الامام وآمین بالجہر ورفع الیدین سنت نبوی سمجھ کر بالالتزام کرتا ہے۔

ایک لطیفہ سنئے! شامی میں ہے:

اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ خَطَبَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ اِبْنَۃً فِیْ عَھْدِ اَبِیْ بَکْرِ الْجَوْزَجَانِیِّ فَاَبٰی اِلَّا اَنْ یَتْرُکَ مَذْھَبَہٗ یَقْرَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَ یَرْفَعَ یَدَیْہِ عِنْدَ الْاِنْحِطَاطِ وَ نَحْوَ ذٰلِکَ فَاَجَابَہٗ فَزَوَّجَہٗ ❸

ابوبکر جوزجانی شاگرد ہیں موسیٰ کے جو شاگرد ہیں امام محمد کے ان کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک حنفی نے اہل حدیث کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہا تو اہل حدیث نے یہ شرط کی کہ تم اپنا مذہب چھوڑ کر قراۃ فاتحہ خلف الامام اور رفع الیدین عندالرکوع کرنا شروع کردو تو میں اپنی لڑکی تمہاری زوجیت میں دے دوں گا، اس حنفی نے مان لیا تو اس کا نکاح ہوگیا۔ دیکھا! اہل حدیث کا وجود اور ان کی پہچان اس وقت بھی یہی تھی۔

امام محمد کے شاگرد ابوحفص کبیر کا واقعہ فتاویٰ حمادیہ جواہر الفتاویٰ اور تاتارخانیہ سے اوپر آپ کو سنایا جاچکا ہے کہ ایک حنفی نے اپنا مذہب چھوڑ کر اہل حدیث کا طریقہ اختیار کیا

---

❶ شرح صحیح مسلم، ص 142، ج 2 ❷ جلد اول ص 173، جلد دوم ص 32 وغیرہ ❸ حوالہ مذکور، ص 190، ج 1 طبع مجتبائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قراۃ فاتحہ خلاف الامام اور رفع الیدین کرنے لگا تو اس کی کیسی گت بنی؟ حتی کہ اسے توبہ ہی کرنی پڑی۔ یہ واقعات تیسری صدی ہجری کے ہیں۔

بارہویں صدی کا واقعہ صاحب سبل السلام کا اوپر آپ سن چکے ہیں کہ ان کی اسیری کا سبب ان کی غیر مقلدیت اور نماز میں رفع الیدین عندالرکوع ہوتی تھی۔ اسی زمانے میں شیخ محمد فاخر زائر الٰہ آبادی، شاگرد شیخ محمد حیات سندھی مدنی مرحوم دہلی کی جامع مسجد میں آمین بالجہر کرنے کے باعث گرفتار کر لئے جاتے ہیں۔ آخر شاہ ولی اللہ مرحوم کی سفارش سے ان کی مخلصی ہوتی ہے۔ ❶

ٹھیک اسی زمانے میں مرا مظہر جان جاناں (یہ نام عالمگیر بادشاہ نے رکھا تھا) نماز میں سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے امام کے پیچھے قرأۃ فاتحہ کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ ❷ یہی ظاہری اہل حدیث کی شناخت کا ذریعہ ہے۔ اس کے عمل سے کوئی صدی اور کوئی جگہ خالی نہیں رہی، گو ایسے لوگ قَلِيْلٌ مَا هُمْ کے مصداق رہے۔ حتی کہ شاہ اسماعیل (شہید) پیدا ہوئے اور کتاب تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین لکھ کر ایک جماعت کو عامل بالحدیث بنا دیا۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
زمین ہند کی جس نے ساری ہلادی

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ:

مسند ولی اللّٰہی پر جبکہ شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمہ اللہ جلوہ افروز ہوئے اس زمانہ میں تنویر العینین کا جواب کسی حنفی نے تنویر الحق کے نام سے شائع کیا۔ ہمارے شیخ نے اس کا جواب معیار الحق کے نام سے دی اور اپنے عمل نیز وعظ و درس سے سواد اعظم کو اہل حدیث بنا دیا۔ آج اس ملک میں حدیث نبوی کا جو کچھ بھی غلغلہ اور اہل

❶ تراجم علمائے حدیث ہند، ص 22 و ص 329 ❷ ص 113 و ابجد العلوم ص 900

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی کثرت نظر آتی ہے اسی ذات بابرکات کے فیوض کا نتیجہ ہے۔ (میری تعلیم کی ابتدائی اور انتہائی دنوں آپ ہی سے ہوئی ہیں۔ آپ نے چھ مہینہ پیشتر ذی الحجہ 1319ھ میں مجھے سند حدیث مرحمت فرمائی تھی رحمہ اللہ ورحمتہ واسعتہ)

ہندوستان میں اشاعت حدیث:

حضرت میاں صاحب ممدوح جس سلسلہ کی آخری کڑی تھے اس کی ابتدائی کڑیاں یہ ہیں عہد فاروقی 15ھ، عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ والی بحرین، عمان نے اپنے ایک بھائی مغیرہ کو سندھ کے شہر دیبل پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا تھا اور دوسرے بھائی حکم کو گجرات کے شہر بھڑوج پر۔ چنانچہ یہ دونوں مقامات اسلام کے زیر نگیں آ گئے تھے۔ ❶ درحقیقت اسی زمانہ سے ہندوستان میں اشاعت حدیث نبوی کی داغ بیل پڑ گئی تھی۔ 94/93ھ میں جب محمد بن قاسم نے ہندوستان پر حملہ کیا اور بہت سے شہر فتح کئے تھے، پنجاب میں موسیٰ بن یعقوب ثقفی کو درس حدیث پر متعین کیا تھا، جیسا کہ چچ نامہ اور فتوح البلدان سے معلوم ہوتا ہے۔ اس سے پہلے حباب بن فضالہ تابعی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ صحابی سے ہندوستان جانے کی اجازت طلب کی تھی لیکن انہوں نے بنا بر خدمت والدین انہیں اجازت نہیں دی تھی۔ ❷ ان کے بعد مشہور تبع تابعی اسرائیل بن موسیٰ بصری رحمہ اللہ جو امام حسن بصری تابعی کے شاگرد ہیں اور صحیح بخاری میں ان سے روایت موجود ہے۔ ہندوستان میں حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ اسی لئے ان کو نزیل الہند کہا جاتا ہے۔ ❸ دوسرے تبع تابعی ربیع بن صبیح بصری ہیں جو خلیفہ مہدی عباسی کے زمانہ میں بارادہ غزوہ ہند تشریف لائے تھے اور فتح اربد میں شریک تھے۔ 160ھ میں سندھ میں مدفون ہوئے ہیں انہوں نے حدیث کی کتاب مبوب لکھی تھی۔ ❹ اسی طرح ابو محمد رجاء بن السندی اور ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن سندی متوفی 170ھ یہ سب لوگ سندھ میں کتب حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ دیکھو کتب اسماء الرجال۔

❶ بلاذری، ص 438 ❷ میزان الاعتدال ❸ تقریب و تہذیب ❹ تقریب و تہذیب و میزان و تاریخ الخلفاء ابجد العلوم وغیرہ

20060

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متاخرین میں شیخ محمد عابد سندی اور شیخ محمد حیات سندی گزرے ہیں۔ شیخ حسن بن محمد صنعانی جن کی حدیث کی کتاب مشارق الانوار مشہور ہے، لاہور میں 577ھ میں پیدا ہوئے۔ (ابجد العلوم) اسی طرح شیخ علی مہاتمی اور شیخ علی متقی جونپوری اصلاً و برہان پوری مولداً صاحب کنز العمال (حدیث کی مشہور کتاب ہے) و شیخ محمد طاہر شہید گجراتی صاحب مجمع البحار فی لغۃ الحدیث و تذکرۃ الموضوعات و شیخ وجیہہ الدین گجراتی شارح نخبہ اور شیخ احمد سرہندیؒ (مجدد الف ثانی) اور ان کے شیخ الشیخ عبدالرحمٰن بن قد قَدْ کَانَ مِنْ کُبَرَاءِ الْمُحَدِّثِیْنَ بِالْهِنْدِ [1] اور مجدد صاحب کے بیٹے خازن الرحمت، شیخ محمد سعید محشی مشکوٰۃ اور شیخ سلام اللہ شارح مؤطا اور ان کے آباء نیز قاضی بشیر الدین قنوجی شارح مؤطا اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی اور ان کے تلامذہ خصوصاً شاہ محمد اسحٰق دہلوی، استاد میاں صاحب، نواب صدیق حسن قنوجی ثم البوفانی یہ سب لوگ اپنے اپنے زمانے میں اشاعت حدیث میں شب و روز مصروف رہا کئے۔ غرض 570ھ سے پہلے تک 222 کتب حدیث خاص ہند کے علماء محدثین نے تالیف کیں جن کی تفصیل مع اسمائے کتب و مؤلفین مولوی امام خان نوشہریوی کی ایک مستقل کتاب میں آپ حضرات ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اسی طرح حضرت کیاں صاحب ممدوح پھر آپ کے ہزار ہا تلامذہ کی مساعی سے اطراف و جوانب ہند میں عمل بالحدیث کا غلغلہ بلند ہو گیا۔

اُولٰئِکَ اٰبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ
اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ

ہمارے مشاغل:

آہ یہ سین بڑا دردناک ہے
اب تو ہمارے مدنظر محض حصول دنیا ہے

[1] ابجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نے تعویذ لکھنے اور جھاڑ پھونک کو ذریعہ اصول زر بنالیا ہے اور کسی نے وعظ گوئی کر کے تحصیل چندہ کو رزق کا وسیلہ گردانا ہے۔ سب سے آسان طریقہ یہ ایجاد ہو گیا ہے کہ بعض دعوئے امامت کر کے نواب بے ملک بن گئے ہیں اور اعلان کر دیا ہے کہ جو شخص میری بیعت نہیں کرے گا اور میرے پاس اپنی زکاۃ کی ساری رقم نہ بھیج دے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ ایسے ہی اماموں کی شان میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْاِمَامُ الضَّعِیْفُ مَلْعُوْنٌ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ ❶ هُوَ الَّذِیْ یَضْعَفُ عَنْ تَنْفِیْذِ الْاُمُوْرِ الرَّعِیَّةِ وَ اِقَامَتِهَا ❷

یعنی جو مدعی امام شرعی امروں کو نافذ نہ کر سکتا ہو وہ ملعون ہے۔ ان مشاغل کا نتیجہ یہ ہوا کہ توحید وسنت کی تبلیغ اور اشاعت حدیث کا کام سست پڑ گیا۔ حالانکہ نبی اکرم ﷺ کی آخری وصیت تھی بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً (صحیح بخاری) یعنی تم تبلیغ کرتے جانا، خواہ ایک ہی حکم کیوں نہ ہو۔ الحاد و دہریت کا سیلاب ہے کہ رکتا نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں میں رسوم بدعیہ واعمال شرکیہ کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ ہند کی دنیا بے قرار ہو رہی ہے اور ان کا سمجھدار طبقہ چیخ رہا ہے کہ اللہ کا کوئی بندہ اٹھے اور اس بار کو ان سے اتار کر پھینک دے۔ یَقَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلَالُ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْهِمْ یہ فرض ہمارا تھا، ہم نے اس کا بڑا اٹھایا تھا، لیکن ہم اپنے اس اہم فریضہ سے یکسر غافل ہو گئے ہیں۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستان کہتے کہتے

آپس کی محبت اور رواداری جس کی ہمیں بڑی تاکید کی گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا ❸

''ایمان کا ثبوت اور جنت کا حصول آپس کی محبت پر موقوف ہے۔''

❶ جامع صغیر، للسیوطی، ص 103: 1 ❷ کشف الغمہ، ص 208، ج 2 ❸ صحیح مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا آج کہیں نام ونشان باقی نہیں ہے۔ آپس کی رقابت اور حسد، حب جاہ اور حب دنیا، باہمی لڑائی جھگڑے، ایک دوسرے کی تحقیر و تنقیص کا دور دورہ ہے۔ کیا صفحۂ ہستی پر باقی رہنے کے یہی لچھن ہیں؟

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ❶

"یعنی ہدایت کے بعد کوئی قوم محض اپنی لڑائی جھگڑے کے باعث قعر ضلالت میں جا پہنچتی ہے۔"

ابھی کچھ نہیں گیا ہے۔ صبح کا بھولا شام کو آ جائے تو بھولا نہیں کہلاتا۔ آیئے! ہم سب دیوانہ وار اٹھ کھڑے ہوں اور توحید وسنت کی بلند آواز سے دنیا کے کان بہرے کر دیں کہ یہی ہمارا دین ہے اور یہی ہماری سیاست، یہی ہمارا فریضہ اور یہی ہماری غایت

بیا تا گل برا فشانیم دے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرح دیگر اندازیم
اگر غم لشکر انگیزد کہ خون عاشقاں ریزد
من و ساقی بہم سازیم و بنیادش براندازیم

ترجمہ: آ دتا کہ پھول نچھار کریں اور شراب پیالہ میں ڈالیں، آسمان کو سوراخ کر کے دوسرا راستہ اپنائیں۔ غم اگر عاشقوں کا خون بہانے کے لئے لشکر کشی کرے، تو ہم ساقی کے ستھ مل کر اس کی بنیاد اکھیڑ دیں۔

خاتمۂ کلام:

حضرات! میں نے آپ کو بہت وقت لیا میری پچھلی تلخ کلامی سے شاید آپ کبیدہ ہو گئے ہیں لیکن میں بھی مجبور تھا کہ جماعت کے درد نے میری زبان سے سچی باتیں کہلوا دیں۔ یاد رکھئے کہ جماعت اہل حدیث کی ترقی ان جلسوں اور کانفرنسوں سے نہیں ہوگی۔ ان مجالس کا نتیجہ محض نشستند و گفتند و برخاستند ہے۔ ہمارے دینی مدارس سے ہی

❶ ترمذی و ابن ماجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعت حدیث ہوتی چلی آئی ہے اور اب بھی کسی نہ کسی نوع سے ہو رہی ہے، لیکن یہ کافی نہیں ہے ہمیں ایک ایسے آزاد اخبار کی ضرورت ہے جو کسی شخص کی ملکیت نہ ہو۔ قوم اس کی مالک ہو اور ایک باخبر ہوشیار تجربہ کار، علوم قدیمہ و جدیدہ سے واقف عالم اسے ایڈیٹ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراجع و مصادر

القرآن الکریم	تنزیل من رب الرحیم
الصحیح للامام البخاری	امام اسماعیل البخاری رحمہ اللہ
الصحیح للامام المسلم	امام مسلم رحمہ اللہ
الجامع للامام الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ
السنن للامام داؤد السجستانی	امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث سجستانی رحمہ اللہ
السنن للامام النسائی	امام نسائی ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب رحمہ اللہ
السنن للامام ابن ماجه	امام ابن ماجہ ابوعبداللہ محمد بن یزید رحمہ اللہ
المؤطاء للامام مالک	امام مالک بن انس رحمہ اللہ
مشکوٰة المصابیح	محمد بن عبداللہ ولی الدین خطیب رحمہ اللہ
فتح الباری	حافظ ابن حجر عسقلانی احمد بن علی رحمہ اللہ
القول البدیع	شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی رحمہ اللہ
تذکرة الحفاظ	امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ
الاصابه	حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ
تاریخ بغداد	ابوبکر الخطیب بغدادی رحمہ اللہ
کتاب الشرف	ابوبکر الخطیب بغدادی رحمہ اللہ
مفتاح الجنة	امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
شامی (در مختار)	ابن عابدین، محمد امین افندی
حدائق الحنفیه	مولوی فقیر محمد جہلمی
منهاج السنة	عبدالحلیم احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ
تهذیب	ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی
طبقات حنابله	ابوالحسین محمد القاضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كتاب المعرفة لعلوم الحديث	امام حاکم رحمہ اللہ
تاریخ فرشته (اردو)	ملا محمد قاسم
وفيات الدعيان	ابن خلکان شمس الدین احمد بن محمد
كتاب الخطط	ابوالعباس احمد بن علی مقریزی
البدر الطالع	علامہ محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ
التحرير	ابن ہمام، کمال الدین محمد بن عبدالواحد رحمہ اللہ
فتافی حمادیه قلمی	حامد بن محمد قولونی
انتصار الحق	ارشاد حسین رام پوری
الجواهر المضيئه	ابومحمد عبدالقادر ابن ابی الوفا الحنفی
در رکامنه	حافظ ابن حجر رحمہ اللہ
حياة طيبه	مرزا حیرت دہلوی
ميزان شعرانی	امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ
هدايه	برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی
عينی شرح هدايه	بدرالدین عینی ابومحمد محمود بن احمد
ابن بطوطه	محمد بن عبداللہ اللواتی
السنن الكبرىٰ	احمد بن الحسن بیہقی رحمہ اللہ
محلی	ابن حزم علی بن احمد رحمہ اللہ
شرح مسلم الثبوت	مولانا عبدالحق وملا نظام الدین
فتوحات مكيه	امام محی الدین ابن عربی
كتاب الرد على اعداء اهل الحديث	ابن قتیبہ، ابومحمد عبداللہ بن مسلم
الاشباه والنظائر	زین العابدین ابن نجیم
تراجم علمائے حدیث ہند	ابویحییٰ امام خان نوشہروی
ابجد العلوم	نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ
بلاذری	احمد بن یحییٰ بلاذری رحمہ اللہ
ميزان الاعتدال	علامہ شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریب التهذیب	ابن حجر احمد بن علی رحمہ اللہ
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
کشف	شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ
فتح القدیر شرح هدایة	ابو محمد محمود بن احمد
هدایة المهدی	مولانا وحید الزمان
الفوائد البهیه	مولانا عبدالحی لکھنوی
ترجمه در مختار	
تاریخ سندھ	
رساله اعطان بالتوبیخ	
افتراق الامم	
در مختار	
فتاویٰ تاتار خانیه	
جواهر الفتاویٰ قلمی	
توالی التاسیس	
سوانح احمدی	
مراءة الجنان	
جلاء العینین	
کنزو تنویر	

اسلامی فرقے - اہل حدیث

المکتبة الرحمانیة
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
20060

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری دعوت یہ ہے کہ!

رسول اکرم ﷺ نے اُمت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے، اُسے من وعن اُسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اُس سے رُک جائیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (59:7)

''جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رُک جاؤ۔''

◎◎◎

رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا وہ کام اپنی مرضی سے کر کے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ (49:1)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اُس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔''

◎◎◎

رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اِتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اِتباع کر کے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ ﴾(33:47)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو (اور کسی دوسرے کی اطاعت کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

◎◎◎

محمد اسماعیل ساجد
مدیر: ادارہ تبلیغ اسلام، جام پور، ضلع راجن پور (پاکستان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارہ تبلیغ اسلام ..... جام پور

- ادارہ تبلیغ اسلام جام پور 1967ء سے حضرت مولانا محمد یٰسین راہی کی نگرانی میں دین حقہ کی ترویج واشاعت میں کوشاں ہے۔اب تک مختلف مسائل پر 298 سلسلہ ہائے تبلیغ پچاس لاکھ روپے سے زائد تعداد میں شائع کر کے تقسیم کئے جا چکے ہیں۔
- ملک بھر میں یہ اپنی نوعیت کا منفرد ادارہ ہے جس کی طرف سے بڑے پیمانے پر لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- ہزاروں بھٹکے ہوئے لوگ ادارہ کا لٹریچر پڑھ کر راہِ ہدایت پا چکے ہیں۔الحمدللہ!
- ادارہ کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں بلکہ مخیّر احباب کے رضا کارانہ تعاون سے ہی دین کا یہ سب کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔

جامعہ محمدیہ جام پور:

ادارہ ہی کے تحت علاقہ کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ قائم ہے جس میں بڑی تعداد میں بیرونی ومقامی طلباء قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔تمام طلباء کے اقامتی وتعلیمی اخراجات جامعہ کی طرف سے برداشت کئے جاتے ہیں۔طالبات کے لئے تعلیم دین کا الگ انتظام ہے جس میں بچیاں حفظ، ناظرہ وترجمۃ القرآن کی تعلیم حاصل کرتی ہیں۔

ادارہ کی شاخیں:

ادارہ کی زیرنگرانی جام پور تحصیل کے مختلف مقامات پر چھ شاخیں فروغ دین کے لئے کوشاں ہیں۔

مخیر احباب توجہ فرمائیں

تمام اہل مال، مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ ادارہ کے لئے مالی تعاون فرما کر دین حق کی اشاعت کو فروغ کے مذکورہ پروگرام میں شامل ہوں۔

محمد اسماعیل ساجد
نائب مدیر
ادارہ تبلیغ اسلام، جام پور، ضلع راجن پور
فون نمبر: 0604-567218/0333-8556473

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ